Lesson 15. Al-Baqarah (Ayaat 113 - 121): Day 58

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی تفسیر

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَىْءٍ ۖ

وَقَالَتِ	الْيَهُوْدُ	لَيْسَتِ	النَّصٰرٰى	عَلٰى	شَىْءٍ
اور کہا	یہودیوں نے	نہیں ہیں	عیسائی	اوپر	کسی چیز کے

اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی رستے پر نہیں

وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَىْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ

وَّ	قَالَتِ	النَّصٰرٰى	لَيْسَتِ	الْيَهُوْدُ	عَلٰى	شَىْءٍ	وَّهُمْ	يَتْلُوْنَ
اور	کہا	عیسائیوں نے	نہیں ہیں	یہودی	اوپر	کسی چیز کے	اور وہ	پڑھتے ہیں

اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی رستے پر نہیں۔ حالانکہ وہ کتاب (الٰہی)

الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ

الْكِتٰبَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	مِثْلَ	قَوْلِهِمْ	فَاللّٰهُ
کتاب	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں	جانتے	مانند	ان کی بات کے	پس اللہ

پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بالکل انہیں کی سی بات وہ لوگ کہتے ہیں جو (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک) تو جس بات

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنْ

يَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا	كَانُوْا	فِيْهِ	يَخْتَلِفُوْنَ	وَ	مَنْ
حکم کرے گا	درمیان ان کے	دن	قیامت کے	بیچ اس چیز کے کہ	تھے	بیچ اس کے	اختلاف کرتے	اور	کون ہے

میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اللہ قیامت کے دن اس کا ان میں فیصلہ کر دے گا ﴿۱۱۳﴾ اور اس

اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ

اَظْلَمُ	مِمَّنْ	مَّنَعَ	مَسٰجِدَ	اللّٰهِ	اَنْ	يُّذْكَرَ	فِيْهَا	اسْمُهٗ	وَسَعٰى	فِىْ
بہت ظالم	اس شخص سے	کہ منع کرتا ہے	مسجدوں	اللہ کی سے	یہ کہ	ذکر کیا جاوے	بیچ اس کے	نام اس کا	اور کوشش کرتا ہے	بیچ

سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کو منع کرے اور ان کی

خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۬ لَهُمْ

خَرَابِهَا	اُولٰٓئِكَ	مَا	كَانَ	لَهُمْ	اَنْ	يَّدْخُلُوْهَآ	اِلَّا	خَآئِفِيْنَ	لَهُمْ
اس کی خرابی کے	یہ لوگ	نہیں	تھا	واسطے ان کے	یہ کہ	داخل ہوں اس میں	مگر	ڈرتے ہوئے	واسطے انکے

ویرانی میں ساعی ہو۔ اُن لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ اُن میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لیے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۱۱۴) وَلِلّٰهِ

فِي	الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَّلَهُمْ	فِي	الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ	وَلِلّٰهِ
بیچ	دنیا کے	رسوائی ہے	اور واسطے ان کے	بیچ	آخرت کے	عذاب ہے	بڑا	اور واسطے اللہ کے ہے

دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب (۱۱۴) اور

الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ

الْمَشْرِقُ	وَالْمَغْرِبُ	فَاَيْنَمَا	تُوَلُّوْا	فَثَمَّ	وَجْهُ	اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	وَاسِعٌ
مشرق	اور مغرب	پس جدھر کو	منہ کرو	پس وہیں ہے	وجہ	اللہ کا	بے شک	اللہ	سمائی والا

مشرق اور مغرب سب اللہ ہی کا ہے۔ تو جدھر تم رُخ کرو اُدھر اللہ کی ذات ہے۔ بیشک اللہ صاحبِ وسعت

عَلِيْمٌ (۱۱۵) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

عَلِيْمٌ	وَقَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا	سُبْحٰنَهٗ	بَلْ	لَّهٗ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ
جاننے والا ہے	اور کہا انہوں نے	پکڑی	اللہ نے	اولاد	پاکی ہے اس کو	بلکہ	واسطے اسکے ہے	جو کچھ	بیچ	آسمانوں کے ہے

اور باخبر ہے (۱۱۵) اور یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے (نہیں) وہ پاک ہے۔ بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ (۱۱۶) بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا

وَالْاَرْضِ	كُلٌّ	لَّهٗ	قٰنِتُوْنَ	بَدِيْعُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَ	اِذَا
اور زمین کے	ہر ایک	واسطے اسکے	فرمانبردار ہے	پیدا کرنے والا	آسمانوں کا	اور زمین کا	اور	جب

میں ہے سب اُسی کا ہے اور سب اُس کے فرمانبردار ہیں (۱۱۶) (وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ جب کوئی کام

قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (۱۱۷) وَقَالَ الَّذِيْنَ

قَضٰٓى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ
مقرر کر لیتا ہے	کوئی کام	پس اسکے سوا نہیں کہ	کہتا ہے	واسطے اسکے کہ	ہو جا	پس ہو جاتا ہے	اور	کہا	ان لوگوں نے جو

کرنا چاہتا ہے تو اس کو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے (۱۱۷) اور جو لوگ (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک)

لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ

لَا	يَعْلَمُوْنَ	لَوْ	لَا	يُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوْ تَاْتِيْنَآ	اٰيَةٌ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِيْنَ
نہیں	جانتے ہیں	کیوں	نہیں	کلام کرتا ہم سے	اللہ	یا کیوں نہیں آتی ہمارے پاس	نشانی	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو

وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔ اسی طرح جو لوگ اُن سے پہلے تھے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ

مِنْ	قَبْلِهِمْ	مِّثْلَ	قَوْلِهِمْ	تَشَابَهَتْ	قُلُوْبُهُمْ	قَدْ بَيَّنَّا	الْاٰيٰتِ
سے	تھے پہلے ان	مانند	ان کی بات کے	یکساں ہوئے	دل ان کے	تحقیق بیان کیں ہم نے	نشانیاں

وہ بھی انہی کی سی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ جو لوگ صاحب یقین ہیں ان کے (سمجھانے کے)

لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ

لِقَوْمٍ	يُّوْقِنُوْنَ	اِنَّآ	اَرْسَلْنٰكَ	بِالْحَقِّ	بَشِيْرًا	وَّنَذِيْرًا	وَّلَا	تُسْئَلُ
واسطے اس قوم کے کہ	یقین کرتے ہیں	بیشک	بھیجا ہم نے تجھ کو	ساتھ حق کے	خوشخبری دینے والا	اور ڈرانے والا	اور نہیں	پوچھا جائیگا

لیے ہم نے نشانیاں بیان کردی ہیں (۱۱۸) (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور

عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ

عَنْ	اَصْحٰبِ	الْجَحِيْمِ	وَ	لَنْ	تَرْضٰى	عَنْكَ	الْيَهُوْدُ
سے	والوں	دوزخ کے	اور	ہرگز نہیں	راضی ہوں گے	تجھ سے	یہودی

اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہو گی (۱۱۹) اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے

وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ

وَ	لَا	النَّصٰرٰى	حَتّٰى	تَتَّبِعَ	مِلَّتَهُمْ	قُلْ	اِنَّ	هُدَى	اللّٰهِ	هُوَ
اور	نہ	عیسائی	یہاں تک کہ	پیروی کرے تو	انکے دین کی	کہہ	بے شک	ہدایت	اللہ کی	وہی ہے

اور نہ عیسائی یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو۔ (ان سے) کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت (یعنی دین اسلام)

الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ

الْهُدٰى	وَلَئِنِ	اتَّبَعْتَ	اَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ	الَّذِيْ	جَآءَكَ	مِنَ
ہدایت	اور اگر	پیروی کرے گا تو	ان کی خواہشوں کی	پیچھے	اس چیز سے کہ	آئی تیرے پاس	سے

ہی ہدایت ہے۔ اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی الٰہی) کے آ جانے پر بھی ان کی خواہشوں پر

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

الْعِلْمِ	مَا لَكَ	مِنَ	اللّٰهِ	مِنْ	وَّلِيٍّ	وَّلَا	نَصِيْرٍ	اَلَّذِيْنَ	اٰتَيْنٰهُمُ
علم	نہیں ہے واسطے تیرے	سے	اللہ	کوئی	کارساز	اور نہ ہی	کوئی مددگار	جو لوگ کہ	دی ہم نے انکو

چلو گے تو تم کو (عذاب) اللہ سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہوگا نہ کوئی مددگار (۱۲۰) جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت

الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ

الْكِتٰبَ	يَتْلُوْنَهٗ	حَقَّ	تِلَاوَتِهٖ	اُولٰٓئِكَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَمَنْ	يَّكْفُرْ
کتاب	پڑھتے ہیں اس کو	حق	اس کے پڑھنے کا	یہ لوگ	ایمان لاتے ہیں	ساتھ اس کے	اور جو کوئی	کفر کرے

کی ہے وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے۔ یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ اور جو اس کو نہیں

بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع

بِهٖ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ
ساتھ اسکے	پس یہ لوگ	وہ ہیں	نقصان پانے والے

مانتے وہ خسارہ پانے والے ہیں (۱۲۱)

سورۃ البقرہ آیات ۱۱۳ تا ۱۲۱ تفسیر:

مرکزی خیال: آج کے پورے سبق کا بنیادی تھیم ہے کہ آپس کا اختلاف مسجدوں کو ویران کر دیتا ہے۔ دینداروں کے آپس کے اختلافات کا سوسائٹی پر کیا اثر ہوتا ہے۔ اور پڑھے لکھے لوگ جب اَن پڑھ لوگوں جیسے روّیے اختیار کرتے ہیں تو اُمّت ٹوٹ جاتی ہے۔ جب لوگ اللہ کی ذات کی بجائے چند گروہوں اور چند ناموں کو پروموٹ کرنے لگ جائیں تو امّت کا زوال ہو جاتا ہے۔ ہم ان آیات میں اللہ کے بدیع اور خالق ہونے کا بیان دیکھیں گے۔ نبی کریمؐ کی اصل وصیت کیا ہے بشیر اور نذیر ہونا۔

اور یہ کہ جب تک غیر مسلموں کے طور طریقے نہ اپنائے جائیں وہ خوش نہیں ہوتے لہٰذا اہلِ کتاب اور معاشرے کے بگڑے ہوئے لوگ دینداروں سے کبھی بھی خوش نہیں ہوتے۔

اللہ نے ان آیات کو ایک آئینہ بنا کر رکھ دیا۔ یہود و نصاریٰ اپنے وقت کے بڑے گروہ تھے۔ اللہ نے سورۃ فاتحہ میں بھی ان کا تذکرہ کر دیا اور سورۃ البقرہ میں بھی ان کا بار بار ذکر آیا۔ ان دونوں گروہوں کے آپس کے اختلافات بھی کافی ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں؛

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی رستے پر نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی رستے پر نہیں۔ حالانکہ وہ کتاب (الٰہی) پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بالکل انہی کی سی بات وہ لوگ کہتے ہیں جو (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک) تو جس بات میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہے خدا قیامت کے دن اس کا ان میں فیصلہ کر دے گا۔

لفظ یہود مونث ہے اس لئے قالت آیا۔ یہود کون تھے۔ یہ وہ فرقہ ہے جنھوں نے اپنے آپ کو یہودا کے نام سے اپنا فرقہ بنایا۔ یاد رکھیں اللہ ان کو بنی اسرائیل کے نام سے پکارتے ہیں یہ اپنے آپ کو یہود کہتے ہیں۔ یہ Sectarian Name ہے۔ یہودی کہتے کہ وہ نصاریٰ کو کچھ نہیں سمجھتے۔ آج بھی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم فلاں کو کچھ نہیں سمجھتے۔ دین کا سب کچھ تو ہمیں معلوم ہے۔ اور عیسائی کہتے کہ علم تو ہمارے پاس ہے۔ پھر اللہ فرماتے ہیں۔ 'حالانکہ وہ کتاب (الٰہی) پڑھتے ہیں'۔ یعنی ایسے لوگوں کو اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ دیکھو کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ اور مشرک بھی ایسی باتیں کرتے تھے حالانکہ ان کے پاس کوئی الہامی کتاب بھی نہیں۔ یعنی یہی باتیں (مشرکین) جاہل کرتے تھے۔

یہود کہتے کہ ہمارے پاس ہزاروں نبی آئے، ہم اللہ کے چہیتے ہیں۔

اور نصاریٰ کہتے اللہ نے اپنا اکلوتا بیٹا ہمارے پاس بھیجا اس لئے ہم بخشے جائیں گے۔

مشرکینِ مکّہ کہتے کہ خانہ کعبہ ہمارے پاس ہے اور ہم اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور آنے والے حاجیوں کی خدمت کرتے ہیں۔ ہم حق پر ہیں۔

اب انسان کے اندر طلب اور تڑپ تو ہو۔ انسان کوشش تو کرے۔ لیکن یہاں ہم تین گروہ دیکھ رہے ہیں جو کہہ رہے ہیں ہم نے سب سیکھ لیا مزید ضرورت نہیں ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ انسان دین کے معاملے میں تھوڑے پر خوش ہے۔ یعنی جو اختلاف ہے اللہ اس کا فیصلہ روزِ قیامت کر دے گا۔

ایک دفعہ عیسائی نجران سے آئے کہ اللہ کے نبیؐ سے دین سیکھ کر آئیں۔ یہود بھی وہاں جاسوسی کے لئے آ گئے۔ اللہ کے نبیؐ نے عیسائیوں سے پوچھا کہ اپنے دین کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

یہود و نصاریٰ آپس میں دشمن تھے۔ سورۃ حشر میں بھی آتا ہے کہ مسلمانوں تم ان کو ایک سمجھتے ہو 'و قلوبھم شطہ' ان کے دل تو آپس میں پھٹے ہوئے ہیں۔

یہود و نصاریٰ کی آپس میں کئی جنگیں ہو چکی ہیں۔ نصاریٰ کا ایک بڑا فرقہ تو ہے ہی یہود کی کارستانی۔ نصاریٰ کے تین بڑے فرقے ہیں۔ آگے چل کر تفصیل سے بات ہو گی۔

آج جو مسلمانوں کے فرقے اور جنگیں ہیں ان کے پیچھے بھی یہود و نصاریٰ کی پلاننگ ہے۔ اور کچھ ہماری اپنی لاعلمی اور کم فہمی ہے۔

یہود و نصاریٰ ایک ہی کتاب کو فالو کرتے ہیں۔ یہود شروع کے کچھ باب پڑھتے پڑھاتے ہیں، جس کو Old Testament پرانا عہد نامہ کہتے ہیں۔ بائبل کا ہیبرو version ہے۔

اور عیسائی باقی کی آدھی بائبل New Testament یعنی نیا عہد نامہ، پڑھتے پڑھاتے ہیں۔

آج اکٹھی کر کے ایک ہی ہے۔ قرآن کے علاوہ ایک ہی بائبل کا نام سننے کو ملتا ہے۔

یہود نے پھر ایک قانون بنایا کہ جہاں تقریباً دس یہودی اکٹھے ہونگے تو اپنا synagogue سینیگاگ بنائیں گے۔ اور ہفتے کی عبادت کرتے ہیں۔

عیسائی اپنی عبادت اتوار کو کرتے۔ اور جب موقع ملتا تو یہود پر ظلم کرتے۔ یہود آج بھی بیت المقدس کو اپنی عبادت گاہ سمجھتے ہیں۔

ان دو گروہوں کے آپس میں دشمنی لگی رہتی۔ کبھی ایک کا قبضہ بیت المقدس پر ہو جاتا کبھی دوسرے کا۔ حتیٰ کہ جب عمرؓ کو بیت المقدس کی چابیاں دی گئیں تو نصاریٰ نے درخواست کی کہ کوئی یہودی یہاں داخل نہ ہو۔ صلیبی جنگوں کی فتح کے بعد جب صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس فتح کیا تو تب بھی عیسائی ہی قابض تھے۔

مسلمان اُمّت کیا کرتی ہے؟ کیا ہم مسجدوں میں ایک جگہ نمازیں پڑھتے ہیں یا اپنے فرقے کی؟ ہم کس طرح دوسرے فرقوں کو مسجد میں آنے سے روکتے ہیں؟

جب اللہ کے نبیؐ نے نصاریٰ سے باتیں شروع کیں کہ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ تو عیسائی اور یہود آپس میں لڑنے لگے۔ پھر یہ آیات نازل ہوئیں۔

کیا مسلمان فرقے بھی کچھ ایسا کرتے ہیں؟ ایک فرقہ کہتا ہے کہ رفع الیدین کرو اور ہاتھ ایسے باندھو تو دوسرا فرقہ اُس کے خلاف بولتا ہے اور دونوں فرقے لڑتے ہیں۔

ایک اسلامی سکالر امین احسن اصلاحی (تدبر القرآن) کہتے ہیں کہ یہ دونوں یہود و نصاریٰ صرف مسلمان دشمنی پر اکٹھے ہوتے ہیں۔

پھر یہود، نصاریٰ، مشرکین سب کہتے ہیں کہ صرف ہمیں جنت ملے گی۔ جنت صرف ہمارے لئے ہے۔ یہی حال مسلمان فرقوں کا ہے۔ تو جب یہ فرقے شروع ہوتے ہیں تو شائد نیت نیک ہوتی ہے۔

وہ ایک گروپ بناتے ہیں۔ لیڈرز بعض اوقات اچھے ہیں۔ اللہ کے لئے اُٹھتے ہیں۔ اچھی نصیحت کرتے ہین لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پورے دین کو نہیں سمجھتے۔ جس طرح جب ہم کسی تصویر کو زوم کرتے جائیں تو ایک خاص حصّہ پر ہی ذور ڈالتے ہیں۔

ہمیں پورا دین چاہیئے۔ اصل بات یہ ہے کہ دین کو خالص رکھیں۔ صرف اللہ کی کتاب اور سنّت کو اپنی بنیاد بنائیں۔ ہمیں دین سارا سیکھنا چاہیئے۔

قران وسُنّت کی تعلیم دیں۔ لوگوں کو عمل کی دعوت دیں۔ خود سیکھ کر پھر تبلیغ کریں۔

قران اور سُنّت کا علم ہمیں بتاتا ہے کہ کونسا فرقہ ٹھیک ہے۔ حقیقی علم وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ہے۔

اپنا دل کھولیں گے تو پھر ضدّ، تعصّب اور جہالت سے نکلیں گے۔